جو نور دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۱ - جلد ۱۱ — لودیانہ ۴ جنوری ۱۸۸۳ع — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبارات

نور افشاں اپنے ناظرین کو سال نو کی مبارکباد دیتا ہے = امیر کابل کا سفیر کلکتہ میں داخل ہو گیا ہے = افغانستان کے شمالی حصہ کے سرداروں نے بغاوت اختیار کی ہے = بدخشاں میں امیر کابل کی فوج کے سات ہزار جرار جوان داخل ہو گئے ہیں = ایوب خان کا ایک قاصد امیر کابل کے پاس پہونچا ہے = ہرات میں ایوبخان کے خفیہ ایلچی موجود ہیں = قندھار کے گرد نواح میں بے چینی پھیل رہی ہے = خان لالپورہ کو امیر کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ ۵ سو سپاہی فوراً کابل میں بھیجدو = جلال آباد کا حاکم معہ کسیقدر سپاہ کے کابل میں پہونچ گیا ہے = روسی میر کابل کو اشتعالک دے رہے ہیں کہ تمکو جو کچھ درکار ہو ہم سے لو مگر ہماری اطاعت میں رہو = انگریزی وکیل جو خاص دربار کابل میں رہتا ہے اسکو خلوت میں نہیں بلایا جاتا = چین اور روس کی دوستی بگڑ گئی بلکہ ایک دوسرے کا جانی دشمن ہو رہا ہے = کاشغر کی طرف شاہ چین نے بڑی جرار فوج روانہ کری ہے = عربی پاشا معہ اپنے ہمراہیوں کے ۲۰ دسمبر کو قاہرہ سے لنکا کی طرف روانہ کیا گیا ہے = وزارت انگلستان عربی پاشا کے مقدمہ سے ناخوش ہو کر اب اسبات پر غور کر رہی ہے کہ سلطان روم نے مصر کے معاملہ میں کیا کارروائی کری تھی = سلف گورنمنٹ کی اصول کی لنڈن سے منظوری آ گئی ہے = گلیڈ سٹون صاحب وزارت انگلستان سے کنارہ کشی کرنیکو تیار ہیں = فرانس اور چین میں صوبہ ٹانکن پر قبضہ کرنے پر تکرار ہو رہا ہے = سرحدی خبر ہے کہ حاکم لالپورہ درہ خیبر میں تاجروں سے محصول جبراً وصول کرتا ہے = اسکندریہ کے سوا تہ مکانات کی زمین نیلام کیجاوے گی = افریقہ کے جنوب میں بغاوت کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں = روسیوں نے وسط ایشیا سے ایران کی سرحد تک ایک فراخ سڑک تیار کر لی ہے = امریکہ میں حکم جاری ہوا ہے کہ واجب القتل مجرم کو پھانسی دینے سے پیشتر کسی دوا سے غافل کر دیا جائے = روس کے وزیر نے سلطان روم کو لکھا ہے کہ فوراً جاری قسط یکم جنوری کو ادا کر دو ورنہ معاہدہ کے خلاف ہمکو کچھ اور کرنا پڑیگا = مغربی افریقہ کے علاقہ امرو کے سلطان کے مرنے کی خبر آئی ہے اسکی سات سو عورتیں تھیں اور ۹۵ لڑکے موجود ہیں = کلکتہ کی مشنری کانفرنس میں ۲۰۴ پادری شریک ہیں = انگریزی تجارت کے برخلاف روس نے بخارا سے ایک عہدنامہ کیا ہے = فرانس کے دانت تیز کرنیکی غرض سے چین نے ٹانکن میں ۲۰ ہزار فوج بھیجی ہے = دریائے آمو پر چینی فوج کی فراہمی روس میں تشویش پیدا کر رہی ہے = سلطان روم نے خدیو مصر سے ہمدردی کا سلام و پیام بھیجا ہے = مصری جنگ کے چار سو افسروں کو حضور قیصر ہند نے اپنے دست مبارک سے تمغے پہنائے ہیں = مدراس یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں ۱۲۹۲ امیدوار شریک تھے = پشاور کی سرحدی دیہات کی حفاظت کیواسطے گورنمنٹ نے ۵۰ ہزار گولیاں منظور کرائی ہیں = فرانس میں ایک ایسی بندوق تیار ہوئی ہے کہ جسکی مار اڑھائی میل تک ہوگی = پنجاب میں ۱۲۹۹ مدرسہ تبدائی تعلیم کے جاری ہیں = ہندو رمضان سے بیشتر ترقی پر ہماکی طرف جا رہے ہیں = جرمنی میں اب بھی نمک سیاہوں نے نوشان بجار کھا ہے = روس کے آزاد فرقے نے شہزادہ روس کو لکھا ہے کہ اگر ہمکو آزادی سے اخبارات چھاپنے کی اجازت نہ ملی تو تم غالباً اپنے باپ کی طرح قتل کئے جاؤگے = سید علی بیرسٹر وکالت شروع جنوری میں انڈنس کو آئینگے = بمبئی میں ایک لڑکا بگھی کے نیچے دبکر مر گیا اسکی ماں نے بگھی والے پر دو ہزار روپیہ کی نالش ہائیکورٹ میں دائر کی ہے = پلیٹ فارم ریلوے اسٹیشن کیمپ پشاور میں تیار ہو رہا ہے امید ہے کہ یکم جنوری سے ٹرین جایا کرے گی۔ شہر سے کیمپ دو میل کے فاصلہ پر ہے = آجکل مقام زمی میں شدید قحط ہو رہا ہے برٹش برہما کے کیرن عیسائیوں نے ایک ہزار روپیہ اعانت کے لئے دیا ہے

نور افشاں

سنہ ۱۸۸۳ء کا خیر مقدم

ــــ ہزار ہزار شکر خدا کا ہے کہ آج اخبار نور افشاں اپنی دس سال کی عمر کو پوری کر کے گیارھویں برس میں قدم رکھتا ہے۔ جب سے یہہ اخبار جاری ہوا ہے اپنے ناظرین مشتریان کی قدردانی کے باعث روز بروز ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور اپنی بے رو و رعایت تحریر کے باعث یہہ پرچہ ہر دل عزیز بنتا جاتا ہے۔ ہمارے نامہ نگار صاحبان کی توجہہ اسکی طرف ہمیشہ دلی عقیدت کے ساتھہ مبذول رہتی ہے جن کا شکریہ واقعات سنہ ۱۸۸۲ء کے ذیل میں کیا جائیگا +

ہم اپنے ناظرین اخبار نور افشاں سے اُمید رکھتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ وہ اپنی مہربانیوں سے ہمیشہ اس پرچہ کی ترقی بہبودی مثل سال گذشتہ کے عنایت فرماتے رہینگے +

سنہ ۱۸۸۲ء کے مختصر واقعات

ــــ سنہ ۱۸۸۲ء میں جو واقعات اور پولیٹیکل حوادث گذرے وہ ایک مرتبہ اور عبرت کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہیں۔ اس سنہ کے واقعات بھی رنج اور مسرت سے خالی نہیں۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں جو موجود تھے وہ اس سنہ میں معدوم ہو گئے۔ گذشتہ سنہ میں جنکا وجود نہ تھا اُنہوں نے دنیا کے سفر میں قدم رکھا +

مہاراجہ بلرام پور کا انتقال۔ نواب قدسیہ بیگم کی وفات۔ نواب مہابت خان والی جوناگڈھ کی رحلت۔ یہہ ایسے حادثے ہیں جو اسی سنہ کے لئے مخصوص تھے۔ گیکوار معزول کا مرنا بھی نہایت ہی حسرت ناک ہے +

امصار ہند میں وبائی بیماریوں کا جو ہجوم رہا تو بہت سے خاندان خاک میں ملگئے اور ضلع سلہٹ اور لکھنؤ میں امسال ہیضہ کا بہت ہی زور شور رہا اور لکھنؤ میں تو چیچک نے بہت سے گھر خالی کر دئیے +

۱۲ جنوری کو کھٹمانڈو (نیپال) میں سازش کا جو آشوبناک طوفان اُٹھا تھا اُس میں بہت سے سازش کرنیوالوں اور نمک حراموں نے جانیں گنوائیں مگر مہاراجہ اعظم کے خاندان کا بال تک بیکا نہ ہوا اور پھر اخیر میں قابلی کے ساتھہ سلطنت سے فساد رفع ہو گیا +

۲ مارچ کو حضور قیصر ہند پر ستی میکلین حملہ آور ہوا مگر عنایت ایزدی سے حضور محتشم الیہا محفوظ رہیں +

۱۴ مارچ کو سر الفرڈ لائل صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و اودھ رونق افروز الہ آباد ہوئے اور اسی تاریخ کو لفٹنٹی کا چارج لیا +

یکم اپریل کو ہمارے پنجاب کے اجرٹن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک پنجاب نے سر ایچیسن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کو ممالک پنجاب وغیرہ کا چارج دیا اور اجرٹن صاحب موصوف یہاں سے رخصت ہوئے جن کی یادگاری ایک اجرٹن سکول ریاست بہاولپور میں جاری ہوا ہے +

مذہبی جھگڑوں سے بھی کوئی سال خالی نہیں جاتا جسطرح سنہ ۱۸۸۱ء میں ملتان میں فساد عظیم برپا ہوا تھا اُسی طرح اس سال سلیم میں بھی غدر ہوا مگر حکام نے جلد خبر لی جس سے ہنگامہ دور ہو گیا۔ اسی سال انگلستان سے بمبئی میں گمنی فوج وارد ہوئی اور اُسکے ممبر اکثر بلاد ہندوستان میں منادی کے لئے دورہ کیا۔ گو پہلے بمبئی میں اُسکے وارد ہوتے ہی کچھہ جوش پیدا ہوا تھا مگر آخرکار لوگوں نے دلچسپی اور ہمدردی ظاہر کی +

مارکوئیس آف رپن صاحب بالقابہ گورنر جنرل و وائسرائے کشور ہند کا زمانہ بھی مندرجہ ذیل باتوں کے لئے یادگار رہیگا +

ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۸ء منسوخ ہوا اور اخبارات کو آزادی ملی جس کے عوض تمام اخبارات نے صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا +

مسٹر سید محمود قایم مقام جج ہائی کورٹ الہ آباد اور بابو رمیش چندر چیف جسٹس مقرر ہوئے۔ اور ایک بنگالی جنٹلمین کو ضلع کا آزاد چارج ملا +

کمیشن تعلیم نے تمام ہند میں دورہ کیا اور لایق اور تعلیم یافتہ اشخاص کے اظہار قلمبند کئے گئے۔ انتظام لوکل سلف گورنمنٹ کے قاعدے نافذ ہوئے اور اُن کی تکمیل کے لئے کوشش کی گئی جسکی کامیابی کی آیندہ اُمید ہے +

۲۴ نومبر کو نہر سرہند کا افتتاح ہوا اور مقام روپڑ میں حضور موصوف نے ایک عظیم الشان دربار منعقد فرمایا۔ غیر ممالک میں سب سے بڑا بھاری قابل یادگار واقعہ جنگ مصر ہے۔ اس میں انگلستان کی مداخلت نے جو کامیابی حاصل کی اور ہندوستان کی فوج نے میدان کارزار میں جو جوہر دکھلائے ہیں وہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہینگے +

مصر کے متعلق تاریخانہ واقعات حسب ذیل ہیں +

۱۱ جون کو اسکندریہ میں سخت بلوہ ہوا +

۱۱ جولائی کو ایڈمرل سیمور نے اسکندریہ پر گولہ اندازی شروع کی +

۱۶ اگست کو سر گارنٹ ولسلی صاحب اسکندریہ میں پہونچے +

۱۵ ستمبر کو مصر فتح ہوا اور رسالہ بنگال نے عربی پاشا اور اُس کے ساتھیوں کو گرفتار کیا۔ کئی مہینے ان باغیوں کی تحقیقات ہوئی آخرکار جلاوطن کئے گئے +

ہندوستان کے کچھہ سپاہی اور افسر لنڈن روانہ کئے گئے اور وہاں حضور قیصرۂ ہند نے تمغے بہادری مرحمت فرمائے +

روس اور جرمن سے مفسد فرقونکی شورش کی کچھہ ہولناک خبریں آئیں باقی اور سب طرح خاموشی رہی۔ مگر روس اور جرمن میں جو نزاع ہو گیا ہے وہ کچھہ تماشا دکھلائیگا +

سال گذشتہ میں فرانس نے ٹونس میں مداخلت کی تھی امسال اُسپر پورا پورا تسلط حاصل کیا اور والی ٹونس بھی مر گیا +

گو ایرلنڈ کی حالت ہنوز قابل اطمینان نہیں تاہم جو انتظام ہو رہا ہے اُس سے اُمید کیجاتی ہے کہ بہت جلد فساد رفع ہو جائیگا اور تمام موجودہ شکایتیں رفع ہو جاینگی +

اخبار نور افشاں اپنے خاص معاونان مندرجہ ذیل کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ منشی حسام الدین صاحب ساکن بمبئی۔ پادری جے ایل ٹھاکر داس صاحب پسرور۔ پادری رجب علی صاحب امرتسر۔ منشی شیر سنگھ صاحب باجوہ منصف دو سوہہ۔ منشی محمد حنیف صاحب لودیانہ۔ مسٹر میا داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر فیروزپور۔ منشی حمید الدین صاحب ساکن سیالکوٹ۔ محمد حسن صاحب حسن کلانور۔ علاوہ ان صاحبان کے اُنکا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے گاہے ماہے اپنی تحاریر سے امداد فرمائی ہے +

ہماری صلاح ہے کہ اخبار نور افشاں کی ظاہری صورت بھی کسی قدر

مُراسلہ

نجات و شفاعت کا مختصر بیان

مخفی نہ رہے کہ نجات کے لفظی معنے خلاصی پانا ہے اور اہل مذہب کے نزدیک گناہوں کی جوابدہی اور عذاب سے چھٹکارہ پانا اور خداوند کی خوشنودی و رضامندی حاصل کر کے درجہ قبولیت حاصل کرنا نجات کہلاتا ہے جب کوئی شخص کسی جرم یا گناہ میں گرفتار ہو کر سزا پاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ شخص مذکور بوجہ گناہ و تقصیر کے عذاب گناہ میں گرفتار و مبتلا ہے اور اگر وہ اس جرم و گناہ سے بری کیا جاوے اور گناہ کی جوابدہی سے خلاصی پاوے تو کہا جاوے گا کہ اُسنے اپنے گناہ سے نجات پائی یعنے اُس سزائے مقررہ سے بچ گیا کہ جو اُس کو اُٹھانی چاہیے تھی پس اس خلاصی حاصل کرنیکی تین صورتیں ہیں اول یہہ کہ مُفت میں خلاصی پاوے دویم یہہ کہ بعوض ادائے ضمانت بوجہ گذرانے سفارش کے خلاصی پاوے سویم یہہ کہ بعوض اپنے گناہ کے جُرمانہ و تاوان ادا کر کے خلاصی پاوے اور اگر وہ لیاقت ادائے جُرمانہ و تاوان کی نہیں رکھتا ہے تو کوئی دوسرا شخص اُسکا ضامن ہو کر اُسکے جُرمانہ و تاوان کو پورا کر دیوے اور وہ شخص خلاصی پاوے اور وہ جرمانہ و تاوان بعینہٖ اُسکا عوض و بدلہ ہووے تو اُس جرمانہ و تاوان کو فدیہ و کفارہ کہتے ہیں پس صورت اول و دویم میں اہل مذہب کے نزدیک شفاعت کہتے ہیں اور سفارش کرنیوالے کو شفیع کہتے ہیں اور صورت سویم میں نجات و خلاصی کہتے ہیں اور شخص درمیانی کو منجی و نجات دہندہ کہتے ہیں اب یہہ بات قابل غور ہے کہ نجات و شفاعت حاصل کرنا علی قصد ہے کہ ہر ایک اہل مذہب اسپر متفق ہے اور بوجہ ہونے گناہ کے ہر ایک شخص کو نجات کی ضرورت ہے کیونکہ آدمی گناہ سے خالی نہیں ہے سب سے گناہ سرزد ہوا اور گناہ کے بوجھ تلے ہر ایک دبا ہوا ہے اُس سے خلاصی پانا کل کے نزدیک علی مقصد ہے اِسلئے ہر ایک فرقہ نے اسکے حاصل کرنے کے لیئے اپنی اپنی رائے کے موافق جُدے جُدے طور و طریقے نکالے ہیں کوئی کہتا ہے خدا رحیم اور مہربان ہے اپنی رحمت و مہربانی سے گنہگاروں کو بخشدیگا کوئی کہتا ہے کہ نیک کام نجات کے حاصل کرنے کا وسیلہ ہے کوئی اپنے پیشواؤں اور بزرگوں پر بھروسہ رکھتا ہے کہ بوسیلہ انکے نجات حاصل ہوگی علی ہذالقیاس ہر ایک اہل مذہب اپنی عقل و رائے کے موافق اعتقاد رکھتا ہے کہ دوسروں کے نزدیک وہ وسیلہ کافی و صحیح نہیں ہے پس ان اختلافات سے ظاہراً اطمینان پیدا کرنا ممکن نہیں ہے اہل اسلام بنے اعمال و عبادات کو وسیلہ نجات و مغفرت جانتے ہیں اور محمد صاحب کو شفیع و درمیانی جانتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ بسبب محمد صاحب کی شفاعت کے خدا ہمیں گناہوں سے مخلصی دیگا اہل ہنود اپنے اوتاروں اور دیوتوں کو شفیع اور درمیانی قبول کرتے ہیں اور اُن کی پوجا اور عبادت کرتے ہیں اور اُن کے مقامات کو مقدس و پاک جانکر اُن کی زیارت و درشن کرتے ہیں اور اُن کے نام سے خیرات و دان پن کرتے ہیں علی ہذالقیاس ہر ایک اہل مذہب اپنی رائے و فکر کے مطابق جو اُسے پسند آتی ہے اُسپر عمل کرتا ہے مگر نجات کا حاصل ہونا بدون ان صورتوں کے ممکن نہیں ہے صورت اول میں مدعی شفاعت کی لیاقت دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ اِس قابل ہے کہ اُسکی سفارش و ضمانت قبول و منظور ہوگی یا نہ یعنے دیکھنا چاہیئے کہ شخص شفیع و درمیانی خود بیگناہ ہے یا نہیں کیونکہ بوجہ ہونے گنہگار کے وہ خود شفیع و درمیانی کا محتاج ہے کہ جس گناہ میں گنہگار مبتلا ہیں وہ خود بے داغ و بے قصور نہیں ہے تو اُسکی سفارش بھی کسی صورت میں قابل پذیرائی نہیں ہے اگرچہ گنہگار شخص بوجہ اعتقاد کے اُسکو افضل و اشرف تسلیم کرے مگر اُسکا تسلیم کرنا ہرگز خدا کے نزدیک مقبول نہیں ہوگا مثلاً محمدی اعتقاد رکھتا ہے کہ محمد صاحب بسبب میرے اعتقاد رکھنے اور اسکی پیروی کرنے کے میری شفاعت کرینگے اور انکی شفاعت کو خدا قبول کریگا اور مجھے بخشیگا مگر یقین سے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ محمد صاحب سے یہہ کام سرانجام پاوے کیونکہ وہ خود بے گناہ و معصوم نہیں تھے پس اُسکا اعتقاد رکھنا اور ہے اور شفاعت کا قبول ہونا اور ہے کیونکہ قرآن سے ثابت ہے کہ محمد صاحب قولاً و فعلاً گنہگار تھے جیسا کہ لکھا ہے۔

استغفر لذنبک یعنے معافی مانگ اپنے گناہوں کی یا استغفر لذنبک وللمومنین والمومنات یعنے اپنے گناہوں کی اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگ یا لیغفر لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر یعنے بخشے جاوینگے تیرے اگلے اور پچھلے گناہ یا ووجدک ضالا فہدی یعنے پایا تجھکو گمراہ پھر ہدایت کی پس ان مقامات سے محمد صاحب کی گنہگاری واضح ہے اور قرآن کی چند آیات سے نفی شفاعت ثابت ہے واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منہا شفاعۃ یعنے ڈرو تم اُس دن سے کہ نہیں ادا کریگا کوئی نفس دوسرے نفس کی جانب سے کوئی چیز اور قبول نہیں کیا جاویگا اُس نفس مقررہ سے شفاعت کسی کے حق میں اور جن مقامات سے محمدی شفاعت کو قایم کرتے ہیں اُنسے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ محمد صاحب کو اذن شفاعت حاصل ہوگا دیکھو مثلاً لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن و رضی لہ قولا یعنے اُس دن کسی کی شفاعت نفع نہیں پہونچاویگی مگر جسکو کہ اذن شفاعت رحمن کا ہوگا اور راضی ہوا اُسکی بات سے و من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعنے کونسا شخص شفاعت کریگا اللہ کے نزدیک بدون اذن اُسکے ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ یعنے نہیں نفع پہونچاویگی شفاعت کسیکی اللہ کے نزدیک مگر جس شخص کو کہ اذن ہوگا شفاعت کا پس ان آیات سے محمد صاحب کی شفاعت کی خصوصیت

ثابت نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ الہہ کی رضامندی پر موقوف ہے اجازت ملے نہ ملے اور راضی ہو نا خدا کا حالت بے گناہی مین قرینہ قیاس ہے محمد صاحب بے گناہ اور معصوم بھی نہیں تھے کہ جس سے انکی شفاعت منظور ہوتی — پس گنہگار ونکا سفت میں خلاصی پانا بدون سفارش و ادائے جرمانہ و تاوان کسی صورت میں ممکن نہیں ہے کیونکہ گناہونکا مواخذہ وجواب گنہگاروں کے ذمہ ہے خدا عادل ہے اُسنے گنہگاروںکے لئے جو سزا مقرر کی ہے وہ ضرور پوری کریگا اگر پوری نکریگا تو اُسکی عدل وعین انصاف کے بعید ہے اور اُسکے انتظام خدائی کے خلاف ہے جب ہم نے اُسکے فرایض پورے ادا نہیں کئے ہیں تو اُسکی رحمت کے مستحق ہرگز نہیں ہو سکتی ہیں اور گناہونسے نجات حاصل کرنا بدون بدلا دینے ہمارا حق نہیں ہے یہہ بات ظاہر ہے کہ کوئی شخص لیاقت نہیں رکھتا ہے کہ فدیہ و تاوان دیکر گناہ کی سزا سے خلاصی پاکر نجات حاصل کرے تاوقتیکہ خدا ہماری نجات کا خود آپ بندوبست نہ کرے کہ جس سے اُسکا عدل و انصاف اور انتظام صداقت قایم رہے اور جب تک خداوند ہماری فکر نہ کرے تو ممکن نہیں ہے کہ کسی صورت میں ہم نجات پاویں اور یہہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ہماری نجات کے فکر سے غافل رہے لہذا اُسنے گنہگاروں کی نجات کے لئے ایک ذات پاک مقرر کیا کہ وہ اپنی قدرت و توانائی سے ثابت قدم و قایم رہا گناہ کے الزام و بدی کے اتہام سے پاک و صاف رہا اُسکی بیگناہی و عصمت و دلیل کافی ہے اُسکے شفیع و نجات دہندہ کی اگر کوئی شخص اُسکے چال چلن میں غور کرے اور اُسکی زندگی کے واقعات اور اُسکی تعلیم و تلقین میں جستجو کرے تو فوراً اُسکو یقین حاصل ہو سکتا ہے کہ اُسکی شفاعت کے قبول و منظور ہونے میں کسی طرح کا شک و شبہ واقع نہیں ہو سکتا ہے اُسکے نام پر غور کرو اور پھر اُسکے کاموں سے مطابقت دو تو سرمو کا فرق نہ پاؤگے کیونکہ لفظ یسوع کے معنی ہیں بچانیوالا اور اُسکے دعوی کو دیکھو کہ وہ گنہگاروںکو نجات کا وعدہ دیتا ہے اور اُسکے وعدہ کی تصدیق انبیاء و رسولونکی زبانی سنو کہ وہ اُسکے حقمیں کیا گواہی دیتے ہیں یشعیاہ علیہ السلام اُسکے ظہور سے ۷۰۰ سال قبل یہہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً اُسنے ہماری مشقتیں اُٹھالیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھایا پر ہمنے اُسکا یہہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہے پر وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوںکے سبب کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں اور ہم سبھوںکی بدکاریاں اُسپر لادے اور پھر خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے اُسنے اُسے غمگین کیا جب اُسکی جان گناہ کے لئے گذرانی جاوے اور پھر خدا کی مرضی اُسکے ہاتھ کے وسیلے بر آویگی پس حصول نجات کے لئے خدا نے یسوع مسیح کو نجات دہندہ مقرر کیا کہ جسکے وسیلہ سے گنہگار اشخاص نجات حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ گناہونکا فدیہ و کفارہ خداوند یسوع نے اپنی جان مقدس کے دینے سے پورا کیا اُسمیں لیاقت نجات دینے کی تھی کہ وہ بے گناہ تھا جو کہ بعوض گنہگاروں کے فدیہ و کفارہ ہوا پس تینوں صورتیں نجات کی خداوند یسوع مسیح کی ذات مقدس سے صادر ہیں صورت اول یعنی مفت میں خلاصی پانا یہہ بات ظاہر ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنی جان دیکر مفت میں بلاقیمت نجات کو حاصل کیا کہ گنہگار بوسیلہ ایمان نجات پاتے ہیں صورت دویم و سویم میں گناہوں کا جرمانہ و تاوان بعوض گنہگاروں کے اُسنے ادا کر دیا کہ گنہگار بوسیلہ ایمان اُسکی پناہ اور زیر سایہ ہو کر بری سمجھے جاتے ہیں اور شفاعت کے لئے خداوند یسوع مسیح آسمان پر موجود ہے اور اُسنے وعدہ کیا کہ میں پہلے جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے آسمان پر جگہہ تیار کروں اور جو زمینی حقوق تمہارے ذمہ واجب الادا تھے وہ میں نے سب تمہاری عوض ادا کر دئے پس اُسکی شفاعت و فدیہ و کفارہ مقبول ہو گیا کہ جسکے وسیلہ سے خدا کی عدالت و صداقت رحم و انصاف پورا ہوا اب ناظرین تم اسپر غور کرو اگر نجات کے خواہان ہو تو خداوند یسوع مسیح کی دامنگیری اختیار کرو تاکہ تم نجات پاؤ اور بدون اُسکے نجات ممکن نہیں ہے فقط

لودیانہ اور آریہ سماج

ایڈیٹر صاحب۔

آپکو یہہ بھی معلوم ہے کہ نہیں کہ ان دنوں ہمارے شہر میں بھی نوجوان اور تعلیم یافتہ لوگوں کی امداد سے ایک آریہ سماج مقرر ہوا ہے۔ اور ہم اُسکے قیام پر آریہ سماج کے ہر ایک ممبر اور خصوصاً اِس سماج کی لاہور کے آریہ سماج کو دلسے مبارکباد دیتے ہیں۔ آج ہم اپنے نرخہ کو اسی مضمون پر دوڑا کر چند خیالات سرسری طور پر ہدیہ ناظرین کرنا چاہتے ہیں +

(۱) ہم مسیحی لوگ ایسے مذہبی جلسوں اور سماجوں کے قیام پر از حد خوش ہوا کرتے ہیں۔ اکثر با تعصب اور کج بحث لوگ یہہ کہا کرتے ہیں کہ اب فلاں فلاں سماج سبھا یا منڈلی کے برپا ہونے سے عیسائی مذہب کو اگر ورنہیں تو ایک سخت صدمہ پہنچیگا۔ ہم ایسے اشخاص سے باادب عرض کرتے ہیں کہ اُنکا یہہ خیال محض غلط فہمی اور ناتجربہ کاری پر مبنی ہے۔ ہم لوگوں میں یہہ ایک بڑا بھاری نقص ہے کہ اپنے ظن و گمان کو یقین کا درجہ دیکے فوراً قطعی رائے پیش کر دیا کرتے ہیں چنانچہ ہمارے نوجوان بھائی کسی بات کے اچھے یا بُرے ہونے پر یا کسی شخص کے چال چلن پر بجائے اُسکے کہ غور سے دلایل و براہین پر فکر کریں اکثر اوقات آناً فاناً ایک رد یہ و یکطرفہ رائے کا اظہار کر دیا کرتے ہیں جنسے اُنکو آخر کار نادم و شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ اے آریہ بھائیو آپکا مذکورہ بالا خیال کہ کسی آریہ سماج کے قایم ہونے سے مذہب مسیحی کو

ضرب اور عیسائیوں کو صدمہ ہوگا بالکل غلط ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ایسے سماجوں اور سوسائٹیوں کے قایم ہونے پر دل سے خدا کا شکر کرتے ہیں کیونکہ اول تو ہمارا اور آپکا مطلب (اگر ہم غلط نکریں تو) ایک ہی ہے یعنے صداقت کو ظاہر کرنا۔ صداقت کا نیچرل اصول ہے کہ یہہ اپنے آپکو سات پردوں میں سے ظاہر کر دیا کرتی ہے۔ اور اگر صداقت ہماری جانب ہے تو پھر ہم بھلا کیوں گھبراویں۔ آخرالامر خود ہی ظاہر ہو جائیگا۔ دوم اسلئے کہ ہمکو ہماری گذشتہ کی ایک مدت کی محنت کا پھل نہیں تو اثر ایسی سوسائٹیوں میں دکھلائی دیتا ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ ہندو لوگوں کو جھوٹھے دیوی دیوتوں کی پرستش سے ہٹانا اور اُنکے پرانوں پر حملہ کرنا ہمارا خاص کام تھا۔ اب شکر کا مقام ہو کہ نہ ہو کہ آپ ہمارے متواتر اور پرزور حملوں سے عاجز اور عاری ہو کر خود ہی اپنے مذہب کی واہی تباہی باتوں کو ترک کر گئے اور پرانوں پر قلم نسخ پھیر کے ویدوں کی ٹٹی کی آڑ میں پناہ لیا چاہتے ہیں۔ تم خود ہی ہمارے ہم کلام اور ہم زبان ہو کر اُن چیزوں کی نسبت گواہی دیتے ہو کہ وہ بُرے ہیں اور ماننے کے قابل نہیں جنکو کہ تمہارے آبا و اجداد بڑے زور سے مانتے اور جنکی نسبت وہ ہزارہا دلائل پیش کیا کرتے تھے۔ ہم کامل بلکہ کمل یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اب ہمارے ویدوں کے حملوں سے بھی آپ نہیں تو آپکے بعد کی نسلیں واقف ہو کر اور اور کہیں پناہ نہ پاکر اُسی صداقت مجسم میں جو کہ آفتاب صداقت کے نام سے مشہور ہے پناہ لینگے وہ زمانہ بھی آتا جاتا ہے۔ بس بجائے ہمارے مخالف ہونے کے آریہ سماج ایک گونہ ہمارا معاون اور ہمارے دلکو زور اور ہمت دینیوالا ہے۔ پھر ہم کیوں اسکے قیام سے ناراض ہوں۔ سویم جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں وہی تجربے سے بھی ثابت ہو چکا ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ یونانی اور آریہ لوگ ایک ہی نسل کے ہیں۔ اسکا ثبوت نہ صرف اوضاع واطوار کی مطابقت نہ صرف لفظوں کے موافقت بلکہ خیالوں اور مذہبوں کی یگانگت سے ہو سکتا ہے جب مسیحی مذہب کی روشنی یونان میں چمکی تو پہلے پہل لوگ پرانے خیال کے ہندوؤں کی مانند دیوی دیوتوں کو پوجنے والے تھے۔ پھر رفتہ رفتہ مسیحی مذہب کے حملوں سے عاجز ہو کر ایک جگہہ سے دوسری اور دوسری سے تیسری کو بھاگتے بھاگتے اور کہیں بھی پناہ نہ پاکے مسیحی ہی ہوگئے۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہی حال آپ لوگوں کا بھی ہوگا۔ وہ زمانہ بھی عنقریب ہے کچھ دور نہیں۔ ذرہ دیکھتے رہو +

(۲) ہم اپنی مذکورہ بالا تحریر کی ایک اور دلیل بھی پیش کر سکتے ہیں اور وہ یہہ ہے کہ آریہ سماج کے قایم ہوتے ہی فوراً نوجوانوں اور نئے خیال کے لوگوں کی ایک جماعت اپنے نام داخل کروانے لگ جاتی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ لوگ اپنے پرانے مذہب سے متنفر تھے اور منتظر تھے کہ کوئی جگہہ بچاؤ کی ملجاوے اور وہ پناہ گزیں ہوں۔ ہم آپکو یقین دلاتے کہ آپ میں کم سے کم اسّی فیصدی ایسے ہوں گے جو کہ آریہ سماج کی غرض سے بالکل ناواقف ہیں اور جنہوں نے صرف ایک دو باتوں سے قیاسی نتیجہ نکالکے یا اوروں کی دیکھا دیکھی ایکبارگی کے تغیر ہو کے یا نئی چیز کے شوق سے اُنکی فہرست میں نام لکھا لیا ہے۔ ہم ایسے لوگوں سے باادب التماس کرتے ہیں کہ ذرہ غور سے جو کچھ کریں سو کریں۔ ہاں اسکی ایک اور وجہہ بھی ہو سکتی ہے۔ آریہ سماج میں کوئی ایسا اصول نہیں ہے جس کے ماننے سے کسیکو کسیطرح کا نقصان ہووے۔ آریہ سماج کے ممبروں کی گنتی میں بھی شامل ہیں اور اپنے معیوب ریت و رسموں کے خلاف بھی ہیں لیکن پھر بھی اسی صداقت کا خون کر کے جسکو وہ آریہ سماج میں ڈھونڈھنے گئے تھے اُنہیں رسموں کے حلقہ بگوش ہیں۔ پھر نقصان کیا نام لکھا لیا تو لکھا لیا ہی سہی۔ آریہ لوگو ہم التماساً عرض کرتے ہیں کہ آپ لوگوں میں یہہ ایک بڑا بھاری نقص ہے اور صداقت جسکے آپ طالب ہیں چاہتی ہے کہ اسکو چھوڑ دیا جاوے آپ لوگ مانتے ہیں کہ فلاں فلاں رسم مثلاً صغیر سن میں شادی کرنا۔ گنگا جی میں مردوں کی ہڈیوں کو ڈالنا۔ برہمنوں کے وسیلہ پتروں کو ثواب پہنچانا وغیرہ قبیح اور مضر رسمیں ہیں۔ پھر آپ میں کم سے کم ننانوے فیصدی ایسے ہونگے جنکے نام تو آریہ سماج کے ممبروں میں شامل ہیں اور پھر بھی ان قبیح رسموں کو ترک کرنے کی جرات نہیں کر سکتے۔ پھر ایسے لوگوں کو آریہ ہونے سے کیا فایدہ ہوا +

(۳) اُنکے اصول بیہودہ ہیں +

آریہ سماج کے نیم یعنے اصول

(۱) سب ست ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشر ہے +

(۲) پرمیشر سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرب شکتیمان۔ نیائکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سربادھار۔ سربیشر۔ سرب بیاپک۔ سرب انترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر۔ اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگ ہے +

(۳) وید ست ودیاؤں کا پُستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے +

(۴) ست گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سروداً اُدیت رہنا چاہئے +

(۵) سب کام دھرمانوسار یعنی ست اور است کو بچار کر کرنے چاہئیں +

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھ اُدیش ہے یعنی شاریرک۔ آتمک۔ اور ساماجک۔ اُنتی کرنا +

(۷) سب سے پریتی پوربک۔ دھرمانوسار۔ یتھا یوگ۔ ورتنا چاہئے +

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی بردھی کرنی چاہئے +

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے +

(۱۰) سب منشون کو سرب ہتکاری ورودہ چھوڑ کر سارا جگ سب سنسکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں+

(۲) اب ہم سرسری طور پر آپکے اصولوں پر غور کرتے ہیں+

اصول (۱) یہہ کوئی نیا اصول نہیں ہے کل مسیحی کل محمدی اور غالباً کل ہنود اسی بات کو مانتے ہیں کہ علت اصل صرف خدا ہی ہے۔ ہم مسیحی لوگ اسکو تسلیم کرتے ہیں+

(۲) یہہ بھی کوئی نیا اصول نہیں ہے۔ خدا فرد و غیر محدود قادر مطلق۔ عادل۔ رحیم۔ لاشروع۔ لاانتہا۔ بےعیب بےمثل۔ پناہ کل۔ مالک کل۔ حاضر و ناظر۔ عالم الغیب لازوال۔ لاموت۔ خوف سے مبرا۔ ازلی و ابدی۔ پاک اور خالق مطلق ہے۔ ہم اسکو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ پر آپ نے یہہ نہیں بتلا دیا کہ وہ شی کیا ہے جسکے یہہ تمام اوصاف ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ اسکا جواب مشکل ہے تو بھی جس شی پر ہم اپنا ایمان رکھیں ضرور ہے کہ اسکی بابت سے اگر پورے سے نہیں تو کچھ نہ کچھ تو واقف ہوں۔ سوال یہہ ہے کہ آیا خدا ایک ہستی ہے جو کہ ان صفات حمیدہ کی مرکب ہے یا ایک ذات خاص اور یہہ سب صفتیں اسکے ذات کے عین یا غیر ہیں۔ ہم مسیحی لوگ یہہ مانتے ہیں کہ خدا مرکب ذات نہیں ہے۔ وہ ایک سادہ ذات (روح) ہے جو کہ اپنی ذات و صفات میں غیر محدود ازلی اور لاتبدیل ہے۔ چونکہ ذات کبھی صفات سے علیحدہ نہیں ہو سکتی اسلیے ہم کو یہہ صفات اسکی ذات کے عین ہیں تو بھی ایسے ہیں کہ کبھی جدا نہیں ہو سکتے۔ ہم یہہ بھی مانتے ہیں کہ وہی ایک ذات ہے جو کہ حقیقی معبود اور لائق سجود ہے+

(۳) البتہ یہہ تیسرا اصول زیر بحث ہے۔ ہندوں کے لیے اسبات کو ماننا تو کچھ مشکل نہیں وہ تو آگے ہی مانتے ہیں البتہ مسیحیوں کو جب تک کہ یہہ امر پہلے پایہ ثبوت کو نہ پہونچ لے کہ وید منجانب اللہ ہے اسبات کو ماننا ضرور نہیں۔ اب ہم ان دلایل کو سننا چاہتے ہیں جنسے آریہ بھائیوں نے یہہ ثابت کر لیا کہ وید کلام خدا ہے۔ پر اس اصول میں ہم کو کچھ نقص بھی معلوم ہوتا جب یہہ کہا گیا کہ وید حقیقی علوم کی کتاب ہے تو اسکے کئی ایک معنے ہو سکتے ہیں مثلاً کہ اسمیں جو کچھ لکھا ہے سچ ہے یا یہہ علم نجوم یا علم ریاضی کیطرح حساب سے ٹھیک نتیجہ بتاتا ہے یا کہ یہہ خدا کا کلام ہے۔ آیا کوئی اور بھی ایسی کتاب ہے نہیں اگر ہیں تو انکے شناخت کرنے کے کونسے طریقے اور دلایل ہیں کن وجوہات سے آریہ لوگوں نے دریافت کر لیا کہ شنت مثلاً پران حقیقی علوم کے (خواہ انکے کچھ ہی معنے کیوں نہوں) کتاب نہیں ہے+

(۴) یہہ بھی کوئی نیا اصول نہیں ہے ہم لوگ بھی بلکہ کل زمانہ کہتا ہے کہ سچائی کو جہاں سے ہو سکے حاصل کرو سچائی اور صداقت کو خواہ اسکی کتنی ہی قیمت کیوں نہ ہو مول لو اور اسکو نہ بیچو۔ اور ہم اپنے آریہ بھائیوں کو صداقت مجسم کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو کہتا ہے کہ صداقت میں ہوں۔ اے آریہ لوگو اگر یہہ تمہارا اصول ہے کہ تم حقیقی صداقت کے طالب رہو اور اسکے حصول پر آمادہ تو جن امور کو تم خود ہی برا اور خلاف صداقت مانتے ہو انکو کیوں نہیں ترک کرتے۔ اور کیوں صداقت مجسم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ عمل میں تو یہہ اصول آپ بہت کم مانتے ہیں اسنے اور ایمان کی نسبت ہمکو معلوم نہیں+

(۵) درست اصول ہے پر آپ اسکو کرتے نہیں۔ یہہ بھی کچھ نیا نہیں۔ صرف اصول چہارم کو دوسرے الفاظ میں ادا کرتا ہے+

(۶) ہم بھی مانتے ہیں کہ ہر کس و ناکس کا فرض کہ ذاتی قومی مجلسی اور روحانی ترقی میں سعی کیا کرے+

(۷) سب سے محبت کرنی چاہیے۔ بہت عمدہ اصول ہے بلکہ مسیحی مذہب کی بنیاد خاص اسی بات پر ہے+ ہم افسوس کرتے ہیں کہ آپ لوگ اسپر بھی عمل نہیں کرتے اور بہت خوش ہونگے جبکہ یہہ استعمالی طور پر کیا جاویگا+

(۸) نیا نہیں۔ چوتھے اصول میں شامل ہے۔ تسلیم

(۹) تسلیم۔ فضول ہے چھیواں اصول کافی طور سے اسکو اپنے اندر لے لیتا ہے+

(۱۰) تسلیم۔ دیکھو نواں اصول+

ناظرین یہہ اصول آریہ سماج کے ہیں۔ آپکو معلوم ہو گا کہ نجات کا خیال بھی آریہ لوگوں کے خیال میں نہیں آیا۔ مکتی کیا ایسی ادنی سی چیز جانی گئی ہے کہ اسکے حصول کے لیے کسی اصول کا مقرر ہونا کچھ بھی ضروری نہ سمجھا گیا۔ اے آریہ بھائیو کیا اسی خاطر تم لوگ اسی سماج میں داخل ہوئے۔ اسمیں کونسی نئی بات ہے۔ کوئی نہیں۔ یہہ سب باتیں مسیحی مذہب میں شامل ہیں اور انسے بڑھکے وہ امورات بھی جنسے تمہارے روحوں کا فایدہ ہو اور جنسے تمکو ہمیشہ کی زندگی اور سرور حاصل ہو مسیحی مذہب میں موجود ہیں۔ کیا صداقت نہیں چاہتی کہ حقیقی عرفان اور نجات کے طریقہ کو قبول کرو۔ آپ لوگ خود ہی دیکھ

حاشیہ (۱) حقیقی علم اشیاء علت اولی

سچدانند۔ تین لفظوں سے مرکب ہے۔ یعنے ست (ہیچ یا سچی ہستی) چت (چتن عالم سب چیزوں کا جاننیوالا) آنند (ہمیشہ خوش۔ ت۔ م۔ ح

(۲) غیر محدود۔ قادر مطلق۔ عادل۔ رحیم۔ غیر مولود۔ لاانتہا۔ بےعیب ازلی۔ بےمثل۔ پناہ کل۔ مالک کل۔ محیط کل عالم الغیب۔ لازوال۔ لاموت۔ بیخوف۔ ابدی۔ پاک۔ خالق مطلق۔

(۳) حقیقی علوم یعنی فرض (۴) حقیقت۔ اختیار۔ غیر حقیقت چھوڑ آمادہ (۵) مطابق دھرم۔ یعنے۔ حقیقت۔ غیر حقیقت۔

(۶) خاص۔ منشا۔ یعنے۔ جسمانی۔ روحانی۔ متعلقہ سماج معاشی

(۷) محبت سے۔ مطابق دھرم۔ علی قدر حیثیت۔

(۸) جہالت۔ فنا۔ علم۔ ترقی۔

(۹) ہر ایک۔ بہبودی۔ سیرو تفریح۔ بلکہ

(۱۰) ہر طرح۔ اتفاق۔ مفید عام۔ پابند۔ مفید ذات خاص۔ آزاد۔

لیں کہ ایک سرسری نظر سے اِن اصولوں میں کتنا نقص معلوم ہوتا ہی خاصکر یہہ کہ نجات کو جسکا حصول مذہب کی اصلی غرض ہی یوں کھلم کھلا بالائے طاق رکھہ دیا۔ تعجب ہی +

الراقم
فقیر محمد حنیف

اخبار تاربرقی

پیرس ۲۴ دسمبر۔ بوجہ ٹانکن سے چینی فوج کے واپس جانے کی صرف سات سو پچاس سپاہی فوجی فرانس کے وہاں روانہ کئے جاوینگے +

لنڈن ۲۵ دسمبر۔ سر چارلس ڈلک پریسیڈنٹ لوکل گورنمنٹ بورڈ مقرر ہوئی۔ لارڈ رایٹ انریبل جان ڈاڈسن چنسلر ڈچی لنکاسٹر مقرر ہوئے انکو جلسہ وزرا میں نشست کا اختیار ہوگا +

برلن ۲۴ دسمبر۔ نارتھہ جرمن گزٹ میں ایک آرٹیکل بایں بیان شایع ہوا ہی کہ پرنس بسمارک نہایت گرمجوشی کے ساتھہ اس امر کے ساعی ہیں کہ روس سے اتحاد رہے +

روم ۲۵ دسمبر۔ جس شخص نے گورنمنت اسٹریا کے برخلاف بغاوت کی تھی وہ بعد تشہیر پھانسی دیا گیا +

قاہرہ ۲۶ دسمبر۔ عربی پاشا اور اُسکے ہمراہی عام طور پر بیعزت کئے گئے اور آج لنکا کو روانہ ہونگے۔ خدیو مصر نے دیگر باغیوں کو کئی کئی برسوں کیواسطے ملک سے نکالدیا ہی +

بمبئی ۲۷ دسمبر۔ چونکہ گورنر صاحب نے خاندیس کی طرف دورہ کرنا ہی اسواسطے وہ کل شام کو بیجاپور کیطرف روانہ ہوئے۔ لارڈ اور لیڈی چارلس برسفورڈ صاحب بھی جو بمبئی میں گورنمنٹ کے مہمان تھے اس ٹرین میں کلکتہ کو روانہ ہوئے +

رنگون ۲۷ دسمبر۔ منڈلی کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا کہ شہزادہ منگوں کے بھاگ جانیکے سبب بڑی بے آرامی ہو رہی ہی۔ تین ہزار برہما کی فوجیں شان سٹیٹس سے سرحد ٹونگو کو اور تین ہزار سرحد منی پور روانہ کی گئی ہیں + دریائے ایراودی کے کنارہ پر جو قلعجات ہیں انکو مستحکم کیا جارہا ہی اور شاہی جنگی جہاز منڈلی میں بالکل طیار کھڑا ہی تاکہ جسوقت حکم ہو فوراً روانہ ہوجاوے۔ فوجیں بہت بیدل ہیں کیونکہ انہیں برس ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اگر شہزادہ منگو شمالی برہما میں چلا گیا تو تخت کیواسطے بڑی بھاری خونریزی ہوگی +

کلکتہ ۲۰ دسمبر۔ افسران مال کیطرف سے کلکتہ گزٹ میں کل ایک اشتہار اس مضمون کا شایع ہوا ہی کہ دو ہزار تین سو پچاس صندوق بنارس کی افیون کے ۳ جنوری ۱۸۸۳ء کو نیلام کئے جاوینگے +

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ عربی پاشا اور اُسکے ساتھی جہاز میر یوٹس پر سویز سے لنکا کی طرف کل روانہ ہوئے۔ میلو کی ممبری اس وجہ سے خالی ہوئی کہ مسٹر جانسن نے استعفا دیا کیونکہ مسٹر موصوف جج مقرر ہوئے +

کلکتہ ۲۰ دسمبر۔ غلام محمد قاصد امیر کا کلکتہ میں داخل ہوا اور میر آخور یعنے داروغہ اصطبل بھی ہمراہ ہیں +

رنگون ۲۰ دسمبر۔ اخبار رنگون ٹائمس کا بیان ہی کہ ایک مسودہ عہدنامہ منڈلی سے ابھی ڈاک میں روانہ ہوا۔ اسمیں کئی جدید شرطیں ہیں۔ سابق عہدنامہ جو دیسر لائے اور سفیر برہما میں قرار داد ہوا تھا اُسمیں بہت کچھہ ترمیم ہوئی ہی۔ منڈلی میں اس وجہ سے بہت فکر و تشویش ہی کہ شہزادہ منگون بنارس سے بھاگ گیا ہی اور افواہ مشہور ہی کہ منی پور ہوکر بلندی برہما کی طرف جاتا ہی۔ شاہ تھیبا ان معاملات کو سہولیت سے دیکھتے ہیں اور طیار ہیں کہ حکومت سے کنارہ کش ہوکر کسی معبد میں جا بیٹھیں۔ بشرطیکہ اُنکے بڑے بھائی کے ہاتھہ حکومت آجاوے۔ ملکہ کی نسبت بیان ہی کہ اُنہوں نے وزیروں سے مسودہ عہدنامہ کا روانہ کرایا ہی اور شان کے علاقہ کی طرف فوج روانہ کری ہی۔ سینٹ جان کالج رنگون میں کسی رئیس شاہزادہ منڈلی کا لڑکا ہی اُسنے کالج میں ایک لڑکے کو چاقو سے زخمی کیا دو شدید زخم لگے اب یہہ حراست پولیس میں ہی +

پیرس ۲۸ دسمبر۔ سات سو پچاس سپاہی آج ٹانکن کی طرف جہازوں پر سوار ہوگئے ایک کمشنر اُنکے ساتھہ اس غرض سے جاتا ہی کہ انام کے ساتھہ معاہدے کے لئے خط و کتابت کرے جسکی رو سے اس ملک پر فرانسیسی محافظت از سر نو لازم آئے +

ایم گمبیٹا سوزش امعا کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں +

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ براڈفرڈ میں ایک عظیم الشان چمنی کے گرنے سے ایک کارخانہ بالکل دب گیا جسکی وجہ سے ۲۶ آدمی مرگئے اور پچاس زخمی ہوئے +

انفصال ضروری معاملات کے لئے پارلیمنٹ پھر ۱۵ فروری کو کھلیگی +

کارڈنل نیومین پھیپھڑے کی سوزش میں بیمار ہیں +

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ جہاز کوشلا آج بعد دوپہر یہاں سے روانہ ہوا اور کمنڈ لاکل شام کو یہاں پہنچا +

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ جہاز آرگٹ بیرو نجات کو جاتا ہوا آج بعد دوپہر یہاں سے روانہ ہوا +

بمبئی ۳۰ دسمبر۔ لارڈ چارلس براسفرڈ آرائین نے بمبئی گزٹ میں معاملات مصر پر کچھہ رائیں دی ہیں جسمیں اُنہوں نے اسباب بغاوت پر بحث کی ہی تحقیقات عربی کی نسبت کہتے ہیں کہ بلاشبہہ نہایت بہت مفید ثابت ہوئی ہی اسمیں بہت سے امور کا ذکر ہوا ہی بالخصوص سلطان کی کارروائی کا جو اُنہوں نے اس معاملے میں کی کہ آیا خدیو کا حکم انگریزوں کی توپوں کا قلعوں سے جواب دینے کا بالقصد یا بحالت مجبوری تھا اور سب سے مفید امر جسکا ذکر اس تحقیقات میں آیا یہہ تھا کہ عربی اور اُسکے طرفداروں کو کسقدر اعانت نہ صرف فوج (کیونکہ دونوں بالکل بلاشبہ اُنکے ساتھہ تھے) بلکہ امرا شیوخ اور دیگر عوام مصر سے پہنچی۔ لارڈ ڈفرن کی بڑی لیاقت جو اس سے پہلے بھی ترکوں کے سنبھالنے میں ظاہر ہو چکی تھی اب اور بڑی آب و تاب سے عربی بے کی مدبرانہ تحقیقات میں ظاہر ہوئی۔ وہ لوگ جو قاہرہ میں تھے اور جو اس کارروائی سے تعلق رکھتے تھے وہ اس حالت کی مشکلات کو بخوبی جانتے تھے کیونکہ یہہ مشہور ہو رہا تھا کہ انگلستان میں عربی اور اُسکی جماعت کے ساتھہ ایک خاص ہمدردی کا جوش تھا جماعت ملزم کی کمزوری اور عربی اور اُسکے محافظوں کی مضبوطی سے روز بروز بڑھتا جاتا ہی +

تحقیقات کو یکلخت ختم کرنے کے لئے جماعت ملزم کو ایک اچھا موقع ملگیا۔ پارلیمنٹ تو بند ہوچکی تھی عربی کا ملزم ٹھہرانا مغوی جرم اور

[illegible] وقت سے بلا وطنی کی رعایت چند گھنٹوں میں اتوا کے دینا
[illegible] ستمبر میں وہی کام کیا (جو ... تھا) جب کہ سیلز جکی تار برقی کا
[illegible] تھا سب طے ہو گیا عرابی کی کونسل باوجودیکہ اسکے
[illegible] وکلا کی بریت کے بڑے مضبوط ثبوت تھے اس حکم پر
[illegible] راضی ہو گئے کچھ سمجھ میں نہیں آتا جب تک یہہ فرض نہ
کر لیا جاوے کہ لارڈ ڈفرن کی عیاری کا یہہ ایک جلا گار کرشمہ
تھا۔ لارڈ ہیر اسفرڈ کے یہہ اخیر الفاظ ہیں +

کیا ہم یہہ سوال نہیں کر سکتے کہ انگلستان کو مصر میں موجودہ جنگی
کارروائی کا کون استحقاق تھا یہہ جنگی کارروائیاں اس جماعت
کے خلاف اور فرو کرنے کو تھیں جو اصلاح ملک کے لئے شور و غل
مچاتی تھیں جن اصلاحوں کی ضرورت آجکل ہر طرف مسلم ہو گیا
اس لڑائی کے جواز کا یہہ جواب دیا جاوے گا کہ گذشتہ ۱۸۸۰ع کی حکمت عملی
کا اجرا ضروری تھا جس سے سوئز پر زیادہ مضبوطی سے قبضہ ہو
جاوے۔ اگر نفس مطلب یہہ تھا تو کیوں انگلستان نے وجہ جنگ
اسکو نہیں ٹھہرایا اور اس بیان کی کیا ضرورت تھی کہ وہ بغاوت
فرو کرنا چاہتا ہے جسکے اسباب پر منصفانہ غور نہیں کیا گیا ہے
اگر موجودہ جنگ ۱۸۷۸ع کی حکمت عملی کی تائید میں اختیار کی گئی
تھی تو صاف ظاہر ہے کہ انگلستان بلا وجہ ایک ایسی جنگ میں
پڑ گیا جو ایسی ہی جابرانہ تھی جیسی کہ وہ غیر ضروری تھی +

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ اُن لوگوں کی تعداد جو برادفرڈ میں ایک
چمنی کے نیچے دب کر مر گئے اکتیاون ہے +

لنڈن ۳۱ دسمبر اخبار ٹیمس نے ایک آرٹیکل شایع کیا ہے
جس میں بیان ہے کہ ارادہ ہے کہ زولولینڈ کو سٹیو اور ڈن میں تقسیم
کریں اور ریزیڈنٹ مقرر ہو۔ اس آرٹیکل میں یہہ بھی درج ہے کہ
مقام نگیلا ڈن کو [illegible] جاوے مگر وہاں کے لوگ اس انتظام سے
نالاں ہیں کیونکہ [illegible] سٹیو وڈز کا شریک ہو +

پیرس ۳۰ دسمبر ایم گیمبٹا نہایت بیمار ہیں +

[illegible] دسمبر [illegible] سفیر آسٹریا متعینہ پیرس نے خود کشی کی اپنے
[illegible] ایک پتھر [illegible] پہنچے [illegible] راستہ میں [illegible] جاتے تھے
[illegible] کیا +

لودیانہ

یکم جنوری کو ۱۲ بجے بعد دوپہر جلسہ تقریب یادگار حضور
قیصر ہند بجناب جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بمقام گذشتہ
پڑاؤ سرکاری متصل باغ لالہ لالو مل صاحب منعقد ہوا۔ پہلے
سے ایک خیمہ کلان اور وسیع لگایا گیا تھا جسکے اندر تمام
صاحبان شہزادگان و سرداران و رئیسان و ممبران و
ڈسٹرکٹ کمیٹی و میونسپل کمیٹی و دیگر صاحبان موجود تھے۔
اول جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مختصری سپیچ بیان
کی اور پھر طلبہ مدارس لودیانہ کو معرفت جناب مسٹر [illegible] صاحب
صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس انعام تقسیم فرمایا اور پھر
سلامی کے گولے چھوڑے گئے اور باجہ بجایا گیا۔
اسکے بعد گھوڑ دوڑ شروع ہوئی اور بہت سے کھیل تماشے
شام تک ہوتے رہے اور جو جو شخص فن سپاہ گری وغیرہ
میں سبقت حاصل کرتا گیا جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی
طرف سے انعام پاتا گیا۔ اہتمام و انتظام پولیس
نہایت عمدہ رہا اور خیمہ کے اندر کا انتظام منشی گوری شنکر
صاحب سررشتہ دار عدالت کا قابل تعریف تھا +

شام کے سات بجے پریڈ میں آتشبازی چھوڑی گئی اسمیں
بھی مندرجہ بالا صاحبان موجود تھے اور آتشبازی کی ایک
عمدہ کیفیت تھی +

۲ جنوری کو پڑاؤ پر ایک خیمہ میں لوکل سلف گورنمنٹ کا
جلسہ ہوا جسکے میر مجلس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تھے
اس جلسہ میں شہر کے تمام لائسنس دار اور میر محلہ حاضر
تھے۔ یہہ جلسہ قریب دو گھنٹہ تک رہا اور قرار پایا
کہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۳ء کو پریڈ میں ۱۱ بجے صبح پھر جلسہ منعقد
ہو اور اُس جلسہ میں بلئے تقرری ممبران و انتظام وغیرہ
کی بابت گفتگو ہوگی +

۲ جنوری کی شام کو موضع جعلنی میں جہاں رام سنگھ
کوکہ رہا کرتا تھا پھر ایک فساد ہو گیا تفصیل جسکی یہہ
سننے میں آئی ہے کہ موضع مذکور میں جہاں رام سنگھ کا جانشین
رہا کرتا تھا پولیس کی جانب سے یہہ حکم تھا کہ دس آدمیوں سے
زیادہ ایک جگہ جو کوکہ پنتھ ہوں جمع نہ ہونے پاویں چنانچہ
۲ جنوری ۱۸۸۳ء کو وہاں کوکوں کا مجمع تھا اور پولیس
کے سپاہیوں نے اُس مجمع کو منتشر کرنا چاہا جبوقت
کوکے اُٹھے اور جانے لگے تو کسی گینڈے خان کنسٹبل
نے آواز دی کہ تم کون ہو چنانچہ اُنہوں نے پولیس
کنسٹبل مذکور کو قتل کر ڈالا۔ جب صدر میں خبر
پہونچی تو تمام پولیس معہ جناب مسٹر وار برٹن صاحب ڈسٹرکٹ
سپرنٹنڈنٹ و جناب مسٹر ریڈ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ
و جناب مسٹر ڈرمنڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر موقع
پر تشریف لیگئے باقی کیفیت ابھی تک معلوم نہیں ہوئی +

جنتری ۱۸۸۳ء

ہم اپنے وعدہ کے موافق آج اخبار نور افشاں کے ہمراہ اپنے
ناظرین کی خدمت میں بطور ہدیہ ارسال کرتے ہیں +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا